



## زری پالیسی کمیٹی بینک دولت پاکستان

### زری پالیسی بیان

127 اپریل 2026ء

1- زری پالیسی کمیٹی نے آج اپنے اجلاس میں پالیسی ریٹ 100 بیسس پوائنٹ بڑھا کر 11.50 فیصد کرنے کا فیصلہ کیا۔ فیصلے کا اطلاق 28 اپریل سے ہوگا۔ کمیٹی نے محسوس کیا کہ مشرق وسطیٰ کے تنازع کی طوالت سے میکرو اکنامک منظر نامے کو لاحق خطرات شدید ہو گئے ہیں۔ خاص طور پر توانائی کی عالمی قیمتیں، باربرداری کے اخراجات اور بیمہ پر بیمہ تنازع سے پہلے کی سطح سے خاصے اوپر رہیں گے۔ مزید برآں، سپلائی چین میں خلل نے بھی موجودہ غیر یقینی کیفیت بڑھادی ہے۔ اگرچہ اب تک موصول ہونے والا ڈیٹا بڑی حد تک زری پالیسی کمیٹی کی توقعات کے مطابق ہی ہے، تاہم اس عالمی پیش رفت کے اثرات آئندہ اہم اقتصادی اظہاریوں میں ظاہر ہوں گے۔ اس تناظر میں، کمیٹی کا تجزیہ تھا کہ مہنگائی بڑھنے کا امکان ہے اور اگلی چند ماہوں میں یہ ہدفی حد سے اوپر رہے گی۔ چنانچہ کمیٹی نے سخت پالیسی موقف برقرار رکھنا ضروری سمجھا تا کہ مہنگائی کی توقعات کو قابو میں، اور موجودہ رسدی دھچکوں (supply shock) کے دور ثانی کے اثرات (second-round effects) کو محدود رکھا جاسکے تاکہ مہنگائی ہدفی حد کے اندر لائی جائے۔ میکرو اکنامک استحکام کو برقرار رکھنا اہم ہو گا جو کہ پائیدار معاشی نمو کے لیے ضروری ہے۔

2- مشرق وسطیٰ میں جغرافیائی اور سیاسی واقعات کے علاوہ زری پالیسی کمیٹی نے گذشتہ اجلاس کے بعد ہونے والی اہم پیش رفت پر نظر ڈالی: پہلی، مارچ میں مہنگائی بڑھ کر 7.3 فیصد ہو گئی، جبکہ تیزی مہنگائی اضافے کے ساتھ 7.8 فیصد تک پہنچ گئی۔ دوسری، تازہ ترین سرویز میں مہنگائی کی توقعات، اور صارفین اور کاروباری اداروں کے اعتماد میں بگاڑ دیکھا گیا۔ تیسری، مالی سال 26ء کی پہلی ششماہی کے دوران حقیقی جی ڈی پی میں 3.8 فیصد نمو ہوئی، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 1.9 فیصد تھی۔ چوتھی، جولائی تا مارچ مالی سال 26ء کے دوران جاری کھاتے میں معمولی سرپلس درج کیا گیا۔ پانچویں، قرضوں کی خاصی واپسی کے باوجود اسٹیٹ بینک کے زر مبادلہ ذخائر 24 اپریل 2026ء تک تقریباً 15.8 ارب ڈالر ہیں، جسے یورو بانڈز کے اجراء سے مدد ملی، کیونکہ پاکستان چار برس سے زائد کے وقفے سے بین الاقوامی سرمایہ منڈیوں میں دوبارہ داخل ہوا۔ آخر میں، آئی ایم ایف کے ساتھ 27 مارچ کو اسٹاف لیول کا سمجھوتہ طے پایا تھا۔

3- مذکورہ بالا پیش رفت اور ابھرتے ہوئے خطرات کے تناظر میں، زری پالیسی کمیٹی نے آج کے فیصلے کو وسط مدت میں قیمتوں کے استحکام کا ہدف حاصل کرنے کے لیے اہم قرار دیا۔ کمیٹی نے بیرونی بفرز میں مسلسل اضافے اور مالیاتی نظم و ضبط کے اہم کردار کا اعادہ کیا۔ ان اقدامات کی بدولت حالیہ جغرافیائی و سیاسی تنازعے کے آغاز پر معیشت کی ابتدائی حالت ماضی قریب میں پیش آنے والے اسی نوعیت کے دھچکوں کے مقابلے میں زیادہ مضبوط رہی۔ زری پالیسی کمیٹی نے اس امر پر بھی زور دیا کہ بدلے ہوئے عالمی منظر نامے میں بیرونی کھاتے کو مزید چمک دار بنانے اور پائیدار معاشی نمو یقینی بنانے کے لیے ساختی اصلاحات ناگزیر ہیں۔

### حقیقی شعبہ

4- مالی سال 26ء کی دوسری سہ ماہی میں جی ڈی پی کی حقیقی نمو عبوری طور پر 3.9 فیصد درج ہوئی جس کے بعد مالی سال کی پہلی ششماہی کی مجموعی نمو 3.8 فیصد رہی، جو گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں اقتصادی سرگرمیوں میں وسیع البینا بہتری کی عکاسی کرتی ہے۔ بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کی کارکردگی عمدہ رہی اور جولائی تا فروری مالی سال 26ء کے دوران اس میں 5.9 فیصد نمو ہوئی۔ صنعت اور خدمات کے شعبوں کے بلند تعدد والے اظہار نے فروری تک اقتصادی سرگرمیوں میں مستحکم تحریک دکھائی ہے۔ تاہم مارچ میں ان میں اعتدال کی کچھ علامات ظاہر ہوئیں۔ زراعت میں نمو کے امکانات معمولی سے معتدل ہوئے جس کا بنیادی سبب یہ ہے کہ زراعت پر وفاقی کمیٹی نے اپنے اولین تخمینوں میں گندم کی جو ممکنہ پیداوار بتائی تھی، حقیقی پیداوار اس سے کم ہوئی۔ اس امر کے علاوہ مشرق وسطیٰ میں جاری تنازع کے جو متوقع اثرات چوتھی سہ ماہی میں صنعت اور خدمات کے شعبوں کی سرگرمی پر پڑیں گے ان کے نتیجے میں خدشہ ہے کہ مالی سال 26ء میں جی ڈی پی کی حقیقی نمو ساقیہ تخمینے کی نیچلی سطح کے قریب رہے گی۔ مالی سال 27ء میں اقتصادی سرگرمیوں میں اعتدال جاری رہنے کا امکان ہے، اگرچہ یہ منظر نامہ متعدد خطرات پر منحصر ہے جن میں جاری تنازع کا دورانیہ اور اس کی شدت بھی شامل ہیں۔



## زری پالیسی کمیٹی بینک دولت پاکستان

### بیرونی شعبہ

5- فروری اور مارچ میں کرنٹ اکاؤنٹ لگاتار سرپلس رہنے کے نتیجے میں جولائی تا مارچ مالی سال 26ء کے دوران مجموعی طور پر جاری کھاتے میں معمولی سرپلس حاصل ہوا۔ اس کھاتے کو اہم معاونت کارکنوں کی مستحکم ترسیلات زر سے ملی۔ چنانچہ، دشوار بیرونی حالات بشمول تناسبات تجارت کے خاصے بگاڑ کے باوجود مالی سال 26ء میں کرنٹ اکاؤنٹ سابقہ تخمین شدہ حد کی نچلی سطح کے قریب رہنے کا امکان ہے۔ فنانشنگ کے لحاظ سے حکومت نے اضافی دو طرفہ سمجھوتوں اور یورو بانڈز جاری کر کے بیرونی فنانشنگ فعال طریقے سے حاصل کی، جس سے قرض اور واجبات کی حالیہ واپسی کا اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ ذخائر پر اثر جذب کرنے میں مدد ملی۔ اس ضمن میں جون 2026ء تک اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ ذخائر 18 ارب ڈالر سے زائد رہنے کا تخمینہ ہے۔ کمیٹی نے عالمی معاشی حالات میں بے یقینی کے پیش نظر زرمبادلہ ذخائر کو مزید مضبوط بنانے پر زور دیا۔

### مالیاتی شعبہ

6- مارچ کے دوران ایف بی آر کی ٹیکس وصولی ہدف سے کم رہی، جس کے نتیجے میں جولائی تا مارچ مالی سال 26ء کے دوران مجموعی کمی بڑھ کر 611 ارب روپے تک پہنچ گئی۔ اس سے قطع نظر، مالکاری سے متعلق تخمینے ظاہر کرتے ہیں کہ مارچ تک مالیاتی خسارہ محدود رہا۔ تاہم، مشرق وسطیٰ میں جاری تنازعے نے مالیاتی نظم و نسق کو مزید دشوار بنا دیا ہے۔ تیل کی بین الاقوامی بڑھتی قیمتوں کا بوجھ ملکی صارفین تک منتقل ہونے کے باعث کمزور طبقوں کے لیے ہدفی زراعت کی فراہمی ضروری ہو گئی۔ سال بھر کے بنیادی سرپلس ہدف کے حصول کے لیے اخراجات میں بڑی کٹوتی کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ اس ضمن میں، زری پالیسی کمیٹی نے پائیدار مالیاتی اصلاحات کی ضرورت پر زور دیا جن میں ٹیکس دہندگان کی تعداد بڑھانا اور سرکاری اداروں (ایس او ایز) کے خساروں میں کمی لانا شامل ہے، تاکہ مالیاتی پائیداری اور استحکام کو مضبوط بنایا جاسکے۔

### زر اور قرضہ

7- زر وسیع کی نمونہ 10 اپریل تک گر کر 14.5 فیصد رہ گئی، جو 20 فروری کو 16.0 فیصد تھی۔ یہ اعتدال بنیادی طور پر بینکوں سے خالص میزانی قرض گیری (net budgetary borrowing) میں کمی کی عکاسی کرتا ہے۔ دریں اثنا، نجی شعبے کے قرضوں میں بدستور اضافہ ہوا اور وہ تقریباً 13 فیصد رہا، جو معاشی سرگرمی میں بہتری اور پالیسی ریٹ میں گذشتہ کٹوتیوں کے تاخیری اثرات سے ہم آہنگ ہے۔ جولائی تا مارچ مالی سال 26ء کے دوران، نجی شعبے کے قرضوں کا بہاؤ جاری سرمائے، معینہ سرمایہ کاری اور صارفی قرضوں سب میں بڑھ گیا۔ قرضوں کا شعبہ جاتی بہاؤ ٹیکسٹائل، تھوک اور خوردہ تجارت، اور کیمیکلز میں مرکوز رہا، جبکہ صارفی قرضوں میں مسلسل اضافہ گھریلو طلب میں بحالی کی نشاندہی کرتا ہے۔ زری پالیسی کمیٹی کے گذشتہ اجلاس کے بعد سے واجبات کے زمرے میں زیر گردش کرنسی اور ڈپازٹس دونوں میں کمی آئی ہے۔

### مہنگائی

8- مارچ میں عمومی مہنگائی بڑھ کر 7.3 فیصد ہو گئی، جبکہ قوزی مہنگائی بھی معمولی اضافے کے ساتھ 7.8 فیصد تک پہنچ گئی۔ مشرق وسطیٰ میں حالیہ تنازع شروع ہونے سے قبل مہنگائی ہدفی حد کی بالائی سطح کے قریب پہنچنے کی پیش گوئی کی جا رہی تھی، جس کی بنیادی وجہ منفی اساسی اثر تھا۔ نتیجتاً، توانائی کی قیمتوں کے دھچکوں کے باعث ابندھن کے نرخوں میں اضافہ ہوا، جس کے اثرات کرایوں میں اضافے کے ذریعے قوزی مہنگائی میں منتقل ہونا شروع ہو چکے ہیں، البتہ وافر رسد کی بدولت غذائی گرانی کے قابو میں رہنے سے عمومی مہنگائی پر اس کے اثرات کا کسی حد تک ازالہ ہونے کا امکان ہے۔ تاہم، مستقبل کے حوالے سے، زری پالیسی کمیٹی کا تجزیہ یہ تھا کہ حالیہ رسد دھچک آنے والے مہینوں میں مہنگائی کو دہرے ہندسوں میں لے جاسکتا ہے، جس کے بعد اس میں بتدریج کمی متوقع ہے۔ اس کے باوجود، مالی سال 27ء کے بیشتر عرصے میں مہنگائی 5 تا 7 فیصد ہدفی حد کی بالائی سطح سے اوپر رہنے کا امکان ہے۔ زری پالیسی کمیٹی نے نوٹ کیا کہ یہ منظر نامہ خاص طور پر جاری تنازعے کی مدت اور شدت، توانائی کی عالمی قیمتوں میں ردوبدل کی ملکی معیشت میں منتقل ہونے کی مقدار، اور مالیاتی خسارے میں ممکنہ اضافے جیسے متعدد خطرات پر منحصر ہے۔